Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 40
38

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

24 رجب 1423 ہجری 2 اخاء 1381 ہش 2 اکتوبر 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 28 ستمبر 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مسنون طور سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے یہ امر صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ انکی پیروی کے سوا کوئی راہ اس کی رضا جوئی کی باقی نہیں ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جویاں ہو اسی دروازہ کو کھٹکھٹائے اس کیلئے کھولا جائے گا۔ بجز اس دروازہ کے تمام دروازے بند ہیں۔ نبوت ہمارے نبی ﷺ پر ختم ہو چکی۔ شریعت قرآن شریف کے بعد ہرگز نہیں آئے گی۔ انسان کو کشوف اور وحی اور الہام کا بھی طالب نہ ہونا چاہئے بلکہ یہ سب تقویٰ کا نتیجہ ہیں۔ جب جڑ ٹھیک ہوگی تو اس کے لوازم بھی خود بخود آجائیں گے۔ دیکھو جب سورج نکلتا ہے تو دھوپ اور گرمی جو اس کا خاصہ ہیں خود بخود ہی آجاتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان میں تقویٰ آجاتا ہے تو اس کے لوازم بھی اس میں ضرور آجاتے ہیں۔ دیکھو جب کوئی دوست کسی کے ملنے کے واسطے جاوے تو اس کو یہ امید تو نہ رکھنی چاہئے کہ مَیں اس کے پاس جاتا ہوں کہ وہ مجھے پلاؤ، زردے اور قورمے اور قلیئے کھلائے گا اور میری خاطر تواضع کرے گا نہیں بلکہ صادق دوست کی ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ بجز اس کے اور کسی کھانے یا مکان یا خدمت کی پروا اور خیال بھی نہیں ہوتا۔ مگر جب وہ اپنے صادق دوست کے پاس جو اس سے مہجور تھا جاتا ہے تو کیا وہ اس کی خاطر داری کا کوئی دقیقہ باقی بھی اٹھا رکھتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ جہاں تک اس سے بن پڑتا ہے وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر بھی اس کی تواضع کے واسطے مکلف سامان کرتا ہے۔

غرض یہی حال روحانیت اور اس دوست اعلیٰ کی ملاقات کا ہے۔ الہامات یا کشوف وغیرہ خبروں کے سہارے والا ایمان، ایمان کامل نہیں۔ وہ کمزور ایمان ہے جو کسی چیز کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ انسان کی غرض اور اصل مدعا صرف رضائے الٰہی اور وصول الی اللہ چاہئے۔ آگے جب یہ اس کی رضا حاصل کر لے گا تو خدا تعالیٰ اس کو کیا کچھ نہ دے گا۔ خود اس امر کی درخواست کرنا سوئے ادب ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران: ۳۲) خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول ﷺ کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول ﷺ کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ہمارا صرف ایک ہی رسول اور ایک ہی کتاب ہے ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنا لی ہے۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں۔ بلکہ اور اور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔

ہر قسم کے گناہوں سے بچو دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں ان کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر تم گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر خاک وسیاہ کر دیتی ہے پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو۔ آنکھ کے گناہوں سے، ہاتھ کے گناہوں سے، کان ناک اور زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

نماز گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو۔ اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔

ہمارا طریق نرمی ہے یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہووے۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے۔ بلکہ ہم تو مقتولوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور انمیں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرماں برداری میں ہوتا ہے۔ اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 104-103 مطبوعہ ربوہ)

111 واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14 ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

عراق پر ایک اور حملے کی تیاری؟

﴿قسط-2﴾

جہاں تک افغانستان کا تعلق تھا اگر اسلامی ممالک نے افغانستان کی سابقہ طالبان حکومت کی مدد نہیں کی تو ایک حد تک اس کا جواز تھا کیونکہ طالبان حکومت نے امریکہ کے فوجی و اقتصادی ٹھکانوں پر حملہ کرنے والوں کو باوجود منع کرنے کے پناہ دی اس پر امریکہ کو حق مل گیا تھا کہ وہ بھی طالبان اور اس کے مددگاروں پر حملہ آور ہو۔ ہاں اس میں اسلامی ممالک کا قصور یہ تھا کہ ان میں اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ سب مل کر طالبان حکومت کو اس کے عواقب سے باخبر کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پورے افغانستان کو ملیا میٹ کر دیا گیا اگرچہ طالبان کے حریفوں کی حکومت آگئی ہے لیکن ان کی زندگیوں کی بھی ابھی کوئی ضمانت نہیں اور نہ ہی افغانستان کی دوبارہ تعمیر و ترقی کا کام جس رنگ میں شروع ہونا چاہئے تھا ہو سکا ہے۔ عینی مشاہدین کا کہنا ہے کہ دنیا کے وہ دعوے جو افغانستان کو ٹینکوں تلے روندے جانے اور بموں کے ذریعہ تباہ کئے جانے کے وقت کئے جا رہے تھے سب کھوکھلے نکلے۔ ابھی بھی وہاں شاہراہیں ٹوٹی پڑی ہیں، پل منہدم ہیں، سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارتیں شکستہ ہیں اور لوگ غریبی اور بھکمری کی دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ نہ تو بیرونی دنیا کو اس کی فکر ہے اور نہ اسلامی ممالک کو پرواہ ہے۔

افغانستان کی یہ داستان ہم نے اس لئے دہرائی ہے تا کہ بتا سکیں کہ مسلم ممالک اپنے میں سے کسی ملک کو نہ تو راہ ہدایت پر لا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے ملیا میٹ کئے جانے کے بعد اس کی بھرپور مدد کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ مسلم ممالک کے پاس مال و دولت کی کمی ہے صرف چند ملک ہی مل کر افغانستان کے ڈھانچہ کو دوبارہ کھڑا کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر امریکہ برطانیہ میں اتنی طاقت ہے کہ وہ سات سمندر پار سے دوسرے ممالک کے سیاسی معاملات میں مداخلت کر سکتے ہیں تو کیا مسلم ممالک میں اتنی طاقت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ اپنے ہی کسی برادر ملک سے اس کے فائدے کے لئے کچھ منوا سکیں یا غلط راستے پر جانے والے کو راہ ہدایت پر لا سکیں۔ نظام مصطفیٰ لانے کے کھوکھلے دعوے تو کئے جاتے ہیں لیکن قرآن مجید نے جس اقوام متحدہ کی تعلیم دی ہے مسلم ممالک آپس میں اسے ترویج نہیں کر سکے۔ قرآن مجید نے تو ایسی اقوام متحدہ کی تعلیم کی تھی جس میں باقی ممالک مل کر غلط راستہ پر جانے والے ملک کو انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے راہ ہدایت پر لانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ لیکن کئی درجن اسلامی ملک مل کر یہ کام نہیں کر سکے کیونکہ ان کے اندر نہ تو اتفاق و اتحاد ہے اور نہ حق کے مقابلے کی جرأت۔ [1]

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ عرب ممالک کے بیچ میں بسنے والے فلسطینی جو اپنی آزادی کے لئے اور اپنے حق کے لئے اسرائیلی دہشت گردی سے برسر پیکار ہیں اور لڑتے لڑتے آج وہ دنیا کی نظر میں دہشت گرد بن گئے ہیں ان معصوم و مظلوم فلسطینیوں کو عرب ممالک اور دیگر اسلامی ممالک نے ظالم اسرائیل کے رحم و کرم پر چھوڑ رکھا ہے اور خود نزدیک کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ ان مظلوموں پر گرنے والے بموں اور چلنے والے ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ خود ان پڑوسی ممالک تک بھی ضرور سنائی دیتی ہوگی لیکن حیرت ہے کہ وہ عرب ملک خود تو راتوں کو عیش و آرام کی نیند سوتے ہیں اور اپنے معصوم بھائیوں کی انہیں پرواہ تک نہیں۔

عرب ملک کے اور دیگر ممالک کے سیاستدانوں کی حالت یہ ہے کے وہ دن رات امریکہ اور یورپ کے راگ الاپ رہے ہیں۔ وہاں پر شان و شوکت سے اپنے دن گزار رہے ہیں ان کے بچے بھی وہاں پڑھ رہے ہیں۔ اپنے دھن دولت کو بھی وہ وہیں محفوظ سمجھتے ہیں (حالانکہ وہ جب چاہے اپنے بینکوں میں رکھی ان کی دولت پر قبضہ بھی کر لیتے ہیں)۔ اور وہیں اپنی کوٹھیاں اور محل بنانے کو ترجیح دیتے ہیں اس کے برعکس ان کے اپنے ملکوں کے غریب عوام اور مذہبی رہنماؤں کی حالت یہ ہے کہ وہ ان ملکوں کو کافر اور اللہ کے دشمن قرار دے کر ان کے خلاف جہاد و جنگ کے راگ الاپتے رہتے ہیں۔ یہ چیز پاکستانی حکام کے افغانستان کے معاملہ میں امریکہ کی حمایت کرنے پر کھل کر سامنے آئی کہ کس طرح پاکستان کا سیاستدان تو امریکن کاز کا حمایتی بن گیا اور وہاں کے عوام کو نام نہاد مذہبی راہنماؤں نے جہاد کے نام پر ہائی جیک کر لیا۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ افغانستان نے تو امریکہ سے مار کھائی اور پاکستان کے ظالم ملاؤں نے وہاں کے معصوم عوام کو اپنی ہی حکومت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنا دیا۔ یہ عجیب قسم کی دو انتہائیں ہیں جن میں اسلامی ممالک کے سیاستدان اور مذہبی ملاں جی رہے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ممالک میں سیاستدانوں اور ملاؤں کی ایک نظریاتی جنگ چل رہی ہے۔ سیاستدان جب بیرونی دنیا کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں لیکن جب اپنے ملک کی بنیاد پرست مذہبی طاقتوں کو دیکھتے ہیں تو ڈر کر ان کے پیچھے چلنے کی حامی بھر لیتے ہیں۔

اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ملاؤں نے تعلیم قرآن کے خلاف ایسا خود ساختہ اسلام بنا رکھا ہے جس میں غیر مسلم ایک ایسی قابل نفرت مخلوق کے طور پر ہیں جن کو خدائی زمین پر رہنے کا حق حاصل نہیں اور جن کے خلاف جہاد کرنا "اسلام" کا ایک لازمی حصہ ہے۔ چنانچہ جماعت اسلامی کے مولانا مودودی ہوں یا دیوبندیوں کے علماء ہوں یا بریلویوں کے اعلیٰ حضرت ہوں سب کے فتوے ایسی ہی تعلیم دیتے ہیں۔ ان علماء نے اپنے پیچھے اور اپنے فتووں کے مطابق اپنے اپنے ملکوں کے عوام کو نچا رکھا ہے اور یہ وہی عوام ہیں جن سے مسلم ممالک کے سیاستدانوں نے ووٹ حاصل کرنے ہیں اب بھلا یہ سیاستدان اپنے ووٹ بینک کو کیسے ناراض کر سکتے ہیں۔ یہ وہ دلدل ہے جس میں مسلم سیاستدان اور وہ دانشور جو ملاؤں کی عقل کے پیچھے چلتے ہیں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

[1] اس تعلق میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ ہم اس اشاعت میں درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے

'بدر' دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے

یہ بات باعث مسرت و خوشی ہے کہ ہفت روزہ بدر دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے اور اس میں علمی مضامین کے ساتھ ساتھ دنیا میں رونما ہونے والے حالات و واقعات بھی شائع ہو رہے ہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف خطبات جمعہ بدر کی تزئین کو چار چاند لگانے کے مترادف ہیں۔ پھر دیگر کئی علمی مضامین اور تبلیغی و تربیتی مساعی کی رپورٹیں بالخصوص مدیر صاحب کا اداریہ قابل تحسین ہے۔

25 ستمبر 2002ء کا پرچہ اس وقت میرے سامنے ہے جس میں حضور انور کا خطبہ جمعہ 24 اگست 1990ء کا شائع ہوا ہے جو کہ عین موقع و محل کے مطابق ہے اس خطبہ جمعہ کا ایک ایک لفظ موجودہ حالات پر غمازی کر رہا ہے۔ گیارہ سال پہلے حضور انور نے جن امور کی طرف عام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً توجہ دلائی تھی اور جن قیمتی نصائح سے نوازا تھا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا اس پر کان دھرے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تمام عالم کے لئے واقعی ایک پل صراط کا کام دے سکتا ہے بارہ سال پہلے آپ نے اپنے بصیرت افروز خطبات میں جو زریں نصائح فرمائی تھیں اگر ان پر آج بھی عمل ہو تو دنیا جنگ کی تباہیوں سے بچ کر امن و عافیت میں آسکتی ہے۔

سالہا سال سے مسئلہ فلسطین جوں کا توں چلا آ رہا ہے اور اسرائیلی حکومت بلا جواز معصوم فلسطینی عوام پر بے انتہا ظلم و زیادتی کر رہی ہے اور باوجود یو این او کی قرارداد پاس کرنے کے اسرائیل اس کی پرواہ کئے بغیر نہ صرف یاسر عرفات کو گھیرے میں لے کر قید کیا ہے بلکہ اس عمارت پر جس میں وہ محصور ہے حملے کئے گئے اور انہیں عمارت خالی کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور آئے دن معصوم فلسطینی عوام کا خون بہایا جا رہا ہے اور بین الاقوامی انصافی ادارے خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں اور امریکہ اسرائیل کا پورا پورا ساتھ دے رہا ہے اور اس کی پوری کوشش ہے کہ عراق کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کیا جائے۔ ایسے وقت میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصیحت پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ معصوم عوام کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ساری دنیا میں امن قائم ہو۔ آمین۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

بنامِ امام ایدہ اللہ

اے میری انجمنِ زیست سجانے والے
اَن کہی پیاس میرے مَن کی بجھانے والے

ہم جُوئے شیر بھی لائیں تو کرشمہ کس کا
اے دعا سے ہمیں فرہاد بنانے والے

باغبانی کے یہ اسلوب کہاں سے سیکھے
دل میں انوار کے اشجار لگانے والے

آپ آتے ہیں لبِ بام تو ہم دیکھتے ہیں
آج یہ دیکھ کے جلتے ہیں زمانے والے

ایک ہی مکتبِ عشق کھلا ہے اِمروز
آپ آدابِ محبت ہیں سکھانے والے

رونقِ صحنِ حرم ہوں گے یہ مہجورِ حرم
وقت دہرائے گا افسانے پرانے والے

جو مقدر تھا ہوا ہے، جو لکھا ہے ہو گا
خود ہی مٹ جائیں گے تحریر مٹانے والے

(سید حمیداللہ نصرت پاشا۔ نائیجیریا)

خطبہ جمعہ

قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے

وہ آنکھ جس نے قرآن سے نور اخذ نہیں کیا خدا کی قسم وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گا

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۳/اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۳/ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖۤ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ. وَاِنَّ اللّٰہَ بِکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (سورۃ الحدید آیت ۱۰)

وہی ہے جو اپنے بندے پر روشن آیات اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! علماء کی مجالس میں بیٹھا کرو اور ان کے قریب دوزانو ہو کر بیٹھا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نور اور حکمت کے ساتھ اس طرح دلوں کو زندہ کرتا ہے جس طرح وہ مُردہ زمین کو آسمانی بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔ (موطا امام مالکؒ. کتاب الجامع)

علامہ شہاب الدین آلوسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖۤ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ...... الخ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں کفر کے اندھیروں سے نُورِ ایمان کی طرف لے جانا مراد ہے۔

(روح المعانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں مخلوقات کو سعادت اور شقاوت کے دو حصوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ مگر اُن کو حسن اور قبح کے دو حصوں پر تقسیم نہیں کیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے صادر ہوا اُس کو بُرا تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس نے جو کچھ بنایا، وہ سب اچھا ہے، ہاں اچھوں میں مراتب ہیں۔ پس جو شخص اچھا ہونے کے رنگ میں نہایت ہی کم حصہ رکھتا ہے، وہ حکمی طور پر بُرا ہے اور حقیقی طور پر کوئی بھی بُرا نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ میری مخلوق کو دیکھ، کیا تُو اس میں کوئی بدی پاتا ہے۔ سو کوئی تاریکی خدا تعالیٰ سے صادر نہیں ہوئی بلکہ جو نُور سے دُور جا پڑا وہ مجازاً تاریکی کے حکم میں ہو گیا۔ باوا صاحب کے گرنتھ میں اس کا بہت بیان ہے اور ہر یک بیان قرآن سے لیا گیا ہے۔ مگر اس طرح نہیں کہ خشک تقلید کے لوگ لیتے ہیں بلکہ سچی باتوں کو سُن کر باوا صاحب کی روح بول اُٹھی کہ یہ سچ ہے۔ پھر اس تحریک سے فطرت نے جوش مارا اور کسی پیرایہ میں بیان کر دیا۔ غرض باوا صاحب تناسخ کے ہرگز قائل نہ تھے اور اگر قائل ہوتے تو ہرگز نہ کہتے کہ ہر یک چیز خدا سے پیدا ہوئی اور کوئی بھی چیز نہیں جو اس کے نُور سے پیدا نہیں ہوئی۔ اور یاد رہے کہ باوا صاحب نے اپنے اس قول میں بھی قرآنی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ ہے: اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی خدا ہی کے نُور سے زمین و آسمان نکلے ہیں اور اسی کے نُور کے ساتھ قائم ہیں۔ یہی مذہب حق ہے جس سے توحید کامل ہوتی ہے اور خدا شناسی کے وسائل میں خلل نہیں ہوتا۔"

(ست بچن. روحانی خزائن. جلد ۱۰۔ صفحہ ۱۳۸۔۱۳۹۔ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اِس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اِس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے، قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سنی اور اُس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اِس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اِس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔" (کتاب البریہ. صفحہ ۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے اور وہ حَکم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ کی خبریں موجود ہیں۔ اور باطل کو اس کی طرف رہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۱۲ - خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام کا ترجمہ:

مَیں نے نورِ (بصیرت) کے ذریعہ قرآن کا نُور دیکھا تو ظاہر ہو گئے مجھ پر اس کے حقائق اور انہی پر مَیں غور کرتا رہتا ہوں۔ وہ اپنی ہدایت میں ایک لطیف بھید اور ایک نکتہ ہے۔ دُور کے ستارے کی طرح جس کا نُور چھپا رہتا ہے۔ لوگوں کی عقل میں اس جیسا نُور کہاں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عقلیں تو اس کے بیان سے ہی سنورتی ہیں۔ (کرامات الصادقین)

مزید فارسی منظوم کلام کا ترجمہ:

وہ آنکھ جس نے قرآن سے نُور اخذ نہیں کیا، خدا کی قسم! وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گی۔ وہ دل جس نے اُسے چھوڑ کر گل گلزار خدا ڈھونڈا۔ خدا کی قسم کہ اس شخص نے اس کی خوشبو بھی نہیں سونگھی۔ مَیں سورج سے اس نُور کو تشبیہ نہیں دے سکتا کیونکہ دیکھتا ہوں کہ اس کے گرد سینکڑوں آفتاب حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔ وہ لوگ بدقسمت اور بدنصیب ہیں جنہوں نے اس نُور سے تکبر کی وجہ سے رُوگردانی کی اور تعلق توڑ لیا۔

(براہین احمدیہ. حصہ چہارم. صفحہ ۲۸۹ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوارِ جمال سے رنگین تھا۔ تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معاوضہ میں فصاحت بلاغت سے دُور ہے اور لغو بک رہا ہے۔ تمام معارف کا چشمہ

باقی صفحہ (4) پر ملاحظہ فرمائیں

عالم اسلام قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹے تو اس کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں

بعض مسلمان طاقتیں دوسری مسلمان طاقتوں پر حملہ کریں تو اس صورت میں تمام عالم اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ ان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی جائے

اس وقت مسلمانوں کی طاقتیں اپنی دولت کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ تیل کی دولت ایک دوسرے کے گھر کو پھونکنے اور ایک دوسرے کی مملکتوں کو جلا کر خاکستر کر دینے میں استعمال کر رہے ہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں خواہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں دعا کے ذریعہ آپ امت محمدیہ کی مدد کرتے چلے جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 اگست 1990ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے بارہ سال قبل خلیج کی ہولناک جنگ سے قبل اور بعد میں چند بصیرت افروز خطبات جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اہل مغرب، دنیائے اسلام اور اسرائیل کو چند نصائح فرمائی تھیں جن پر آج بھی اگر عمل ہو تو دنیا جنگ کی تباہ کاریوں سے بچ کر امن و عافیت کے دامن میں آسکتی ہے۔ چونکہ ان دنوں عراق اور امریکہ جنگ کے بادل چھا رہے ہیں لہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات میں سے بعض کو پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دنیا کے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ جنگ کی تباہیوں سے معصوم عوام کو بچا سکیں۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحجرات سے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(الحجرات: ۱۰-۱۱)

اور فرمایا! گذشتہ دس سال سے زائد عرصہ ہو گیا کہ عالم اسلام پر بہت سی بلائیں وارد ہو رہی ہیں اور عالم اسلام مسلسل مختلف قسم کے مصائب کا شکار ہے۔ اگر تو یہ مصائب اور یہ تکلیفیں غیروں کی طرف سے نازل کیئے جا رہے ہوتے تو یہ بھی ایک بہت ہی تکلیف دہ امر تھا لیکن اس سے بڑھ کر تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عالم اسلام خود ایک دوسرے کے لئے مصیبتوں کا ذمہ دار ہے اور دو حصوں میں بٹ کر مسلسل سالہا سال سے عالم اسلام کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے لئے مصیبتیں اور مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے

تیل کی دولت نے بہت سے مسلمان ممالک کو فوائد پہنچائے اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی پہنچائے۔ نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ ان میں رفتہ رفتہ تقویٰ کی روح گم ہو گئی اور دنیا کی دولت نے ان کے رجحانات کو یکسر دنیا کی طرف پلٹ دیا یہ بات آج کے مختلف مؤرخین بھی اپنی کتب میں لکھتے رہے ہیں اور آج بھی لکھ رہے ہیں کہ جب تک عالم اسلام غریب تھا اس میں تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے لیکن تیل کی اس دولت نے گویا ان کے تقویٰ کو پھونک کے رکھ دیا ہے اور محض دنیا دار حکومتوں کی شکل میں وہ مسلمان حکومتیں ابھری ہیں جن کا اول مقام یہ تھا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرتیں۔ اپنے ملک کے رہنے والوں کو تقویٰ کی تلقین کرتیں اور عالم اسلام کے باہمی تعلقات کو تقویٰ کی روح پر قائم کرتیں اور مسائل کو تقویٰ کی روح کے ساتھ حل کرتیں مگر ایسا نہیں۔

جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے یہ تعلیم نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ ہر قسم کے امکانی مسئلے کو قرآن کریم نے چھیڑا بھی ہے اور اس کا ایک مناسب حل بھی پیش فرمایا ہے چنانچہ اس امکان کو بھی قرآن کریم نے زیر نظر رکھا کہ مختلف مسلمان ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں اور ان اختلافات کی شکل ایسی بھیانک ہو جائے کہ ان میں سے بعض دوسروں پر حملہ کریں اور مسلمان حکومتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ قتال اور جدال میں ملوث ہو جائیں۔ چنانچہ اس امکان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے **وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا** کہ ہو سکتا ہے کہ بعض مسلمان

خداتعالیٰ نے قرآن کو دیا۔ اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔ اور جو شخص اس کے نُور کا منکر ہے مَیں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں۔

(نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔" (ملفوظات جلد دوم. صفحہ ۱۲۶. طبع جدید. ربوہ)

طاقتیں بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں تمام عالم اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ ان کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی جائے۔ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰاھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی اور اگر ایک طاقت دوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرنے پر مصر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالم اسلام مل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں اور جب وہ اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اپنے فیصلوں کو احکامات الٰہی کی طرف لوٹا دے اور خدا کے فیصلے کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے تو پھر اس پر مزید زیادتی بند کی جائے اور ازسرنو اس طاقت اور دوسری طاقت کے درمیان جس پر حملہ کیا گیا ہے صلح کروانے کی کوشش کی جائے اور پھر یاد رکھو کہ اس صلح میں بھی تقویٰ کو پیش نظر رکھنا اور انصاف سے کام لینا۔ پھر انصاف کی تاکید ہے کہ انصاف سے کام لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے پھر فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔ یاد رکھو کہ مومن بھائی بھائی ہیں فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ پس ضروری ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر

> "میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں"...............

رحم کیا جائے

ان آیات کی روشنی میں ایک بات قطعی طور پر واضح ہوتی ہے کہ عالم اسلام نے اپنے باہمی اختلافات میں قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی ہدایت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اگر مسلمان طاقتیں قرآن کریم کی اس واضح ہدایت کو پیش نظر رکھ کر اپنے معاملات نپٹانے کی کوشش کرتیں تو ایک لمبے عرصے تک جو نہایت ہی خون ریز عرب ایران جنگ ہوئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ چند مہینے کے اندر ختم کی جا سکتی تھی۔ مشکل یہ درپیش ہے کہ دھڑابندیوں سے فیصلے ہوتے ہیں اور تقویٰ کی روح کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ گیارہ سال تک مسلمان ممالک ایک دوسرے سے بٹ کر آپس میں برسرپیکار رہے اور بعض طاقتیں بعض کی مدد کرتی رہیں لیکن اس اسلامی اصول کو نظرانداز کر دیا گیا کہ سب مل کر فیصلہ کریں اور سب مل کر ظالم فریق کے خلاف اعلان جنگ کریں۔ ایسی صورت اگر ہوتی تو صرف عرب اور ایران جنگ کا سوال نہیں تھا بلکہ پاکستان اور انڈونیشیا اور ملائیشیا اور دیگر مسلمان ممالک مثلاً شمالی افریقہ کے ممالک' ان سب کو مشترکہ طور پر اس معاملے میں دخل دینا چاہئے تھا اور مشترکہ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ظالم کو ظلم سے باز رکھنا چاہئے تھا۔ اب ایسی ہی ایک بہت تکلیف دہ صورت اور سامنے آئی ہے کہ اب ایران اور عرب کی لڑائی نہیں بلکہ عرب آپس میں بانٹے جا چکے ہیں اور ایک مسلمان عرب ریاست نے ایک دوسری مسلمان عرب ریاست پر حملہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں عرب ریاستوں کی جو سربراہ کمیٹی ہے جو ان معاملات پر غور کرنے کے لئے غالباً پہلے سے قائم ہے ان کے نمائندہ کا اعلان میں نے سنا اور ٹیلی ویژن پر اس پروگرام کو دیکھا اور مجھے تعجب ہوا کہ اس لمبے تکلیف دہ تجربے کے باوجود ابھی تک انہوں نے عقل سے کام نہیں لیا اور قرآنی اصول کو اپنانے کی بجائے اصلاح کی کوئی نئی راہیں تجویز کر رہے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ وہ ممالک جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ تمام اکٹھے ہو کر اس معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بعض مسلمان ممالک ان سے دخل اندازی کی اپلیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مغربی مفکر کا انٹرویو میں نے دیکھا۔ اس نے یہ اعلان کیا کہ اس وقت عراق اور کویت کی لڑائی کے نتیجے میں کینسٹرک (Concentric) دو دائرے قائم ہو چکے ہیں یعنی ایک ہی مرکز کے گرد کھینچے جانے والے دو دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ ہے جو عالم اسلام کا دائرہ ہے۔ ایک بڑا دائرہ ہے جو تمام

> "تمام عالم اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھ میں نہایت ہی بے کس اور بے بس مُہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں"...............

دنیا کا دائرہ ہے اور ہم یہ انتظار کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ عالم اسلام کا دائرہ اس فساد کے مرکز کی طرف متوجہ ہو کر اس کی اصلاح میں کامیاب ہو جائے لیکن اس کے امکانات دکھائی نہیں دیتے اور خطرہ ہے (انہوں نے تو خطرے کا لفظ استعمال نہیں کیا لیکن میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ تمام دنیا کے وسیع تر دائرے کو اس معاملے میں دخل دینا پڑیگا۔

اس مختصر خطبے میں میں عالم اسلام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں تو ان کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابل شرم اور نقصان کی موجب بات ہے کہ ساری دنیا مسلمان ممالک کے معاملات میں دخل دے اور پھر ان سے اس طرح کھیلے جس طرح شطرنج کی بازی پر مہروں کو چلایا جاتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرے جیسا کہ پہلے کرتی چلی آئی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی طاقتیں اپنی دولت کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ وہ تیل جس کو خدا تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر اسلامی دنیا کو عطا کیا تھا' وہ تیل جہاں غیروں کے لئے عظیم الشان ترقیات کا پیغام بن کر آیا ہے اور وہ اس کے نتیجے میں اپنی تمام صنعت کو چلا رہے ہیں اور ہر قسم کی طاقت کے سرچشمے جن کی بنیادیں مسلمان ممالک میں ہیں ان کے لئے فائدے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ جہاں تک مسلمان ممالک کا تعلق ہے وہ اس تیل کو ایک دوسرے کے گھر پھونکنے اور ایک دوسرے کی مملکتوں کو جلا کر خاکستر کر دینے میں استعمال کر رہے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے سوا اس کا آخری تجزیہ اور کوئی نہیں بنتا۔ اب بھی وقت ہے اگر عالم اسلام تقویٰ سے کام لے اور قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کر لے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی غیر مسلم طاقت اسلامی معاملات میں کسی طرح دخل دینے پر مجبور ہو۔ اور ضروری

> "بعض مسلمان طاقتیں بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں ایسی صورت میں تمام عالم اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ ان کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی جائے۔ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰاھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی اور اگر ایک طاقت دوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرنے پر مصر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالم اسلام مل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں"...............

ہے کہ ان دو قرآنی آیات کی تعمیل میں اس مسئلے کو جو آج بہت ہی بھیانک شکل میں اٹھ کھڑا ہوا ہے محض عرب دنیا تک محدود نہ رکھا جائے کیونکہ جب آپ اسلام کے لفظ کو بیچ

میں سے اڑا دیتے ہیں اور ایک اسلامی مسئلے کو علاقائی مسئلہ بنا دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تائید اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔ پس تعلیم قرآن میں کسی قوم کا ذکر نہیں ہے جو ہدایت قرآن کریم نے عطا فرمائی ہے اس میں مسلمانوں کا بحیثیت مجموعی ذکر ہے اور ان سب کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ پس یہ ہرگز عرب مسئلہ نہیں ہے۔ یہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس میں انڈونیشیا کو بھی اسی طرح ملوث ہونا چاہئے جس طرح پاکستان کو۔

> "میں عالم اسلام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں تو ان کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابل شرم اور نقصان کی موجب بات ہے کہ ساری دنیا مسلمان ممالک کے معاملات میں دخل دے اور پھر ان سے اس طرح کھیلے جس طرح شطرنج کی بازی پر مہروں کو چلایا جاتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرے جیسا کہ پہلے کرتی چلی آئی ہے ...."

ملائشیا کو بھی اسی طرح ملوث ہونا چاہئے جیسے الجیریا کو یا دوسرے ممالک کو اور سب ممالک کا ایک مشترکہ بورڈ تجویز کیا جانا چاہئے جو فریقین کو مجبور کریں کہ وہ صلح پر آمادہ ہوں اور اگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوں تو تمام عالم اسلام کی طاقت کو اس ایک باغی طاقت کے خلاف استعمال ہونا چاہئے اور تمام غیر مسلم طاقتوں کو یہ پیغام دے دینا چاہئے کہ آپ ہمارے معاملات سے ہاتھ کھینچ لیں اور ہمارے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ہم قرآنی تعلیم کی رو سے اس بات کے اہل ہیں کہ اپنے معاملات کو خود سلجھا سکیں اور خود نپٹا سکیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس تعلیم پر عملدرآمد کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

یہ عراق اور کویت کی لڑائی کا جو واقعہ ہوا ہے یا عراق کے کویت پر حملے کا، اس کے پس منظر میں بہت سی بددیانتیاں اور عہد شکنیاں ہیں۔ صرف عربوں کے آپس کے اختلافات نہیں ہیں بلکہ دوسرے تیل پیدا کرنے والے اسلامی ممالک بھی اس معاملے میں ملوث ہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا ہے مثلاً۔ اس کو اپنے عرب مسلمان بھائیوں سے شدید شکوہ ہے کہ اوپیک کے تحت جو معاہدے کرتے ہیں ان معاہدوں کو خود بصیغۂ راز توڑ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اجتماع کی طاقت سے جو فوائد حاصل ہونے چاہئیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور ہر ملک جس طرح چاہتا ہے اپنا تیل خفیہ ذرائع سے بیچ کر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اس پس منظر میں بھی تقویٰ کی کمی ہے۔ یہ معاملہ صرف عراق اور کویت کی جنگ کا نہیں بلکہ آپس کے معاملات میں تقویٰ کے فقدان کا معاملہ ہے اور جو بھی عالمی ادارہ اس بات پر مامور ہو کہ وہ ان دونوں لڑنے والے ممالک یا ایک ملک نے جو حملہ کیا ہے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل کریں، اس کا فرض ہو گا کہ وہ تہہ تک پہنچ کر تمام ان محرکات کا جائزہ لیں جن کے نتیجے میں بار بار اس قسم کے خوفناک حالات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس میں ایران کو بھی برابر شامل کرنا چاہئے۔ کوئی مسلمان ملک اس سے باہر نہیں رہنا چاہئے اگر یہ ایسا کرلیں تو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی تائید تمہیں حاصل ہوگی اور لازماً تم ان کوششوں میں کامیاب ہو گے۔ پھر تاکیداً فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ اپنے بھائیوں کے درمیان، جو بھائی بھائی ہیں، صلح کرواؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والوں پر رحم کیا جاتا ہے۔

پس کوئی مسئلہ بھی جو اسلام سے یا قرآن سے تعلق رکھتا ہو تقویٰ کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مسلمانوں کے مسائل کا مختصر تجزیہ، لیکن ایسا تجزیہ جو تمام حالات پر حاوی ہے یوں فرمایا کہ تقویٰ کی راہ گم ہو گئی۔

اسلام کا نام تو ہے لیکن تقویٰ کا راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ ہاتھ سے کھویا گیا ہے۔ جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر جنگلوں اور بیابانوں میں بھٹکنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ ہمیں بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ پُرزور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کی امت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ تمام عالم اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھ میں نہایت ہی بے کس اور بے بس مہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے تقویٰ کو پکڑیں اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کی امت کو جو آج دنیا میں ذلت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور تمسخر کا سلوک ان کے ساتھ کیا جا رہا ہے، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بڑی حقارت سے عالم اسلام کو دیکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھوں میں اسی طرح ہیں جس طرح بلی کے ہاتھوں میں چوہا ہوا کرتا ہے اور جس طرح چاہیں ہم ان سے کھیلیں اور جب چاہیں سوراخ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اس کو دبوچ لیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو انتہائی تذلیل کا معاملہ ہے۔ نہایت ہی شرمناک معاملہ ہے اور عالم اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں۔ اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بغیر، اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو

> "اے میرے دل! تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا، ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں، آخر تیرے محبوب رسولؐ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس تو اس محبوب رسولؐ کی محبت کی خاطر ہمیشہ ان سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا ...."

خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ اس سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اس لئے

دکھوں کا زمانہ لمبا ہوگیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائیگی' وہ سالوں کی بات بن جائیگی۔ تم اگر شامل ہو یا نہ ہو۔ جماعت احمدیہ بہرحال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی ہے۔ کرتی رہی ہے۔ آج بھی کر رہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائیگی اور اس آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا۔ پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بہترین خدمتگار تمہیں مہیا ہوئے تھے جو خدا کے نام پر خدا کی خاطر اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت میں ہر مشکل مقام پر تمہارے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ تم نے ان سے استفادہ نہیں کیا اور ان کی خدمت سے محروم ہو گئے ہو۔ یہ اس دور کی عالم اسلام کی سب سے بڑی بد نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل عطا فرمائے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ خواہ وہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں' دعا کے ذریعے آپ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی مدد کرتے چلے جائیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حبّ پیمبرم

کہ اے میرے دل! تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا' ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں' آخر تیرے محبوب رسولؐ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس تو اس محبوب رسولؐ کی محبت کی خاطر ہمیشہ ان سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

-------☆☆☆-------

منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تو مرے دل کی شش جہات بنے ❁ اک نئی میری کائنات بنے
سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا ❁ تو جو میرا بنے تو بات بنے
ہیچ ہے تجھ سے منقطع ہر ذات ❁ جس کا تو ہو اسی کی ذات بنے
عالمِ رنگ و بو کے گل بوٹے! ❁ خواب ٹھہرے توہمات بنے
سادہ باتوں کا بھی ملا نہ جواب ❁ سب سوالات مظلمات بنے
یہ شب و روز و ماہ و سال تمام ❁ کیسے پیمانۂ صفات بنے
ہوئی میزان ہفتہ کب آغاز ؟ ❁ کیسے دن رات سات سات بنے
عالم حیرتی کے مندر میں ❁ کبھی بت مظہرِ صفات بنے
کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اوست ❁ آتش و آب عین ذات بنے
کتنے منصور چڑھ گئے سرِ دار ❁ کتنے نعرے تعلیات بنے
کتنے عزیٰ بنے ؟ مِٹے کے بار؟ ❁ کتنے لات اُجڑے کتنے لات بنے
کتنے محمود آئے، کتنی بار ❁ سومنات اُجڑے سومنات بنے
جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے ❁ کتنے محلوں کے کھنڈرات بنے
عالم بے ثبات میں شب و روز ❁ آج کی جیت کل کی مات بنے
تیرے منہ کے سبک سہانے بول ❁ دل کے بھاری معاملات بنے

دن بہت بے قرار گزرا ہے
آ مرے چاند میری رات بنے

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Speciality:
Alisallah Rings and Lockets
Main Bazar Qadian (Punjab)
(S) 01872-21672 (R) 20260 Fax: 20063
FIRMA JEWELLERY (Pvt.Ltd)
107 Serangoon Road, Singapoor-218012
Tel : 62953003, Fax : 62244449

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ملکی رپورٹیں

هفتۂ قرآن مجید زیر انتظام لجنہ اماء اللہ سورب

مورخہ 02-7-15 سے ہم نے تین دن ہفتۂ قرآن مجید کے منائے۔ پہلے دن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تلاوت، عہدنامہ، حمد ونعت، حدیث پڑھے گئے۔ اور نظمیں ومضامین قرآن مجید کے متعلق پڑھے گئے۔ اور اسی دن قرآن مجید کا صحیح تلفظ بھی کروایا گیا۔ اور دوسرے دن تلاوت قرآن مجید، عہدنامہ، حمد کے بعد قرآن مجید کے متعلق مضامین پڑھے گئے۔ تیسرے دن اسی پروگرام کے بعد ہماری ایک ممبر نے پارہ عم حفظ کر کے سنایا۔ اور اس کے بعد تمام ممبرات نے بیت بازی کی۔ ہفتۂ قرآن مجید میں پروگرام بہت ہی دل چسپ رہے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نصیرہ بشیر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب کرناٹک زون)

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ گُرلی ضلع امرتسر

2 اگست 2002 کو بعد نماز مغرب عشاء مسجد احمدیہ گُرلی میں نومبائعین کا ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز جرنیل خان نومبائع نے کی۔ بعدہٗ مکرم ممتاز احمد صاحب صدیقی معلم وقف جدید گھڑکاد خاکسار نے تربیتی موضوع پر نومبائعین کو نصائح کیں۔ جلسہ میں تمام خدام، اطفال، ناصرات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج عطا فرمائے۔ آمین۔

بھدرواہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ بھدرواہ کو مورخہ 11 اگست 2002 بعد نماز ظہر جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ زیر صدارت مولانا غلام احمد قادر مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔

جلسہ کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جو عزیزم ظہیر الدین صاحب قادر نے کی۔ نظم مکرم جوہر حفیظ صاحب فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم ومحترم اقبال صاحب ملک نے سیرت آنحضرت ﷺ کے پہلو "انداز تربیت" پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ظفر اللہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

بعد ازاں صدر صاحب جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو نماز کی اہمیت کے بارہ میں متوجہ کیا۔ محترم صدر مجلس نے سیرت کے پہلو شجاعت اور توکل علی اللہ کے چند واقعات سے احباب کو روشناس کیا اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(صدر جماعت بھدرواہ)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے گھارلپہاڑ میں جلسہ کا انعقاد:

صدر لجنہ چنتہ کنٹہ اور چار لجنات پر مشتمل ایک قافلہ جماعت احمدیہ گھارلپہاڑ میں جا کر ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا۔ تمام نومبائعین اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ خاکسار نے موقع کی مناسبت سے لوگوں کو بعض نصائح کیں۔ مکرم جمال الدین صاحب صدر جماعت گھارلپہاڑ نے اپنے گاؤں میں ڈش انٹینا فٹ کیا۔ ایم۔ ٹی۔ اے کا پروگرام بہت صاف آرہا ہے۔ نومبائعین اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

عثمان آباد میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ہفتۂ قرآن مجید

حسب روایات مجلس خدام الاحمدیہ کو 29 جون تا 25 جولائی امسال بھی ہفتۂ قرآن مجید منانے کی توفیق ملی۔ پروگراموں کی مختصر رپورٹ درج ہے:

پہلا دن: تلاوت خاکسار وسیم احمد عظیم، نظم وجاہت احمد وتقریر عبدالصمد احمدی بعنوان "جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن" کے علاوہ بچوں کے مختصر پروگرام منعقد ہوئے۔ جس میں منصورہ خان، مامون احمد، وجاہت احمد نے حصہ لیا۔

دوسرا دن: تلاوت طاہر احمد نے کی۔ نظم عبدالصمد احمدی وتقریر محمد عبدالعظیم صاحب سابق صدر جماعت بعنوان "جہاد کے متعلق اسلامی تعلیمات وحالات حاضرہ" اور اطفال ناصرات میں سے ثناء فرحین، وجاہت احمد وصادقہ عنبر نے نظموں وتقاریر میں حصہ لیا۔

تیسرا دن: تلاوت عبدالصمد احمدی نے کی۔ نظم آمنہ کنول وطیبہ مبارکہ نے پڑھی۔ اسی دن لجنہ سے صدر محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے "عورت کا مقام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" کے عنوان سے تقریر کی۔

چوتھا دن: تلاوت ونظم کے بعد عبدالسعید صاحب معلم سلسلہ نے "آخری کتاب آخری شریعت" کے عنوان پر تقریر کی۔

پانچواں دن: تلاوت عبدالنعیم صاحب، نظم ناصرات نے پیش کی۔ تقاریر لجنہ سے سابق صدر لجنہ بشریٰ بیگم صاحبہ بعنوان "قرآنی تعلیمات متعلقہ اسلامی عبادات" وعبداللطیف صاحب نے بعنوان "قرآنی تعلیمات وغیر احمدی مسلمانوں کا عملی نمونہ"۔

چھٹا دن: تلاوت طارق احمد نظم کے بعد قائد مجلس خاکسار وسیم احمد عظیم کی تقریر بعنوان "قرآن اور سائنس" ہوئی۔

ساتواں دن: آخری دن تلاوت ونظم کے بعد صدر جماعت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تقریر "قرآن اور انسانیت اور حالات حاضرہ" ہوئی۔ اس طرح یہ جلسہ جات بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئے۔

جڑچلہ (آندھرا) میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

16 جون کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان اور محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش، محترم امیر صاحب حیدرآباد بذریعہ کار حیدرآباد سے جڑچلہ تشریف لائے۔ حیدرآباد کے خدام قائد صاحب حیدرآباد کی قیادت میں اور سکندرآباد کے خدام قائد صاحب سکندرآباد کی قیادت میں جڑچلہ کیلئے صبح 11 بجے روانہ ہوئے۔ راستہ میں لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے وہاں پہنچے۔ کثیر تعداد میں لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں جلسہ کا آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ مکرم حمید احمد صاحب غوری نے پیش کیا۔ نظم مکرم فراست حسین صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ مکرم غلام عاصم الدین صاحب، مکرم صمد احمد صاحب غوری، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب عامل مدرس جامعۃ المبشرین قادیان، محترم شیخ محمد ابراہیم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ آخری تقریر خاکسار کی بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عالمی اخوت کا قیام" ہوئی۔ جبکہ مکرم مطاہر احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب فاروق نے نظم پڑھی، ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے ترانہ بہت ہی پیارے انداز میں پیش کیا۔ آخر میں مکرم محمد صادق صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ان جلسوں کا تبھی فائدہ ہو سکتا ہے جب ہم بھی اپنی زندگی اسوہ رسول کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ صرف باتوں کو پسند نہیں فرماتا بلکہ عمل بھی کرنا ضروری ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم ہوں اور پوری زندگی آپ نے اسوہ رسول کے مطابق گزاری۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ آخر پر تمام حاضرین کی تواضع کی گئی اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

انصار اللہ حیدرآباد کی ڈائری

☆ مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے تبلیغی دورے:

مورخہ 25 جولائی کو مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب زعیم انصار اللہ چنتہ کنٹہ کی زیر قیادت ایک تبلیغی دورہ کیا گیا۔ چنتہ کنٹہ سے 35 کلومیٹر فاصلہ پر ونکٹایالی گاؤں میں جا کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم محمود احمد بابو قائم مقام امیر جماعت وسیکرٹری مال چنتہ کنٹہ محترم عبدالعزیز صاحب اعظم، نذیر احمد صاحب طاہر، عابد صاحب اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے تبلیغی پروگرام:

مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کے تبلیغی پروگرام کے تحت چار حلقے بنائے گئے۔ ہر حلقے کا ایک انچارج مقرر کیا گیا۔ ہر ہفتے بعد نماز عصر تا مغرب کسی ایک حلقے میں تربیتی اجلاس رکھا جاتا ہے۔ جس میں نماز، تربیتی مسائل، تبلیغی مسائل اور مجلس سوال جواب منعقد کی جاتی ہے۔ اس پروگرام میں انصار کے علاوہ خدام اطفال بھی شریک ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات پیدا کرے۔ آمین۔

☆ حضور اقدس ایدہ اللہ کی صحت کیلئے خصوصی دعا کا اہتمام:

پیارے آقا کی صحت کیلئے جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے اجتماعی دعا کا اہتمام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام احباب ومستورات شامل ہوئے۔ دو مرتبہ بکرے ذبح کر کے صدقات کے طور پر غرباء کو تقسیم کئے گئے۔ چار دن نماز تہجد کا با جماعت اہتمام کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام احباب ومستورات شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو کامل شفایابی عطا کرے۔

☆ ضلع اننت پور میں جماعت کا قیام:

ضلع کرنول کے بعد اب ضلع اننت پور میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پھیل رہی ہے۔ تین نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ (الحمد للہ)۔ مکرم شبیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کو وہاں متعین کیا گیا ہے۔

☆ جماعت احمدیہ محبوب نگر میں تربیتی کلاسز کا انعقاد:

ہر اتوار کو مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت محبوب نگر کے مکان پر تعلیمی وتربیتی کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں خدام، اطفال، انصار وناصرات شامل ہوئے۔ قرآن کریم، ناظرہ، اردو، تربیتی اور تبلیغی اہم مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت اچھی رہی ہے۔

علاقہ گدوال میں تبلیغی سرگرمیاں:

چنتہ کنٹہ سے 50 کلومیٹر کے فاصلہ پر گدوال زون میں اس مہینہ میں تین تبلیغی دورے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو گاؤں میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

جماعت احمدیہ بلجیم کے دسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(مرتبہ: نصیر احمد شاہد۔ مبلغ سلسلہ بلیجم)

جماعت ہائے احمدیہ بلجیم کا دسواں جلسہ سالانہ اپنی دینی روایات اور اپنے روحانی ماحول کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۸/ تا ۳۰/ جون ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار بمقام بیت السلام برسلز منعقد ہوا۔ امسال برادرم منور احمد صاحب بھٹی کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا اور خاکسار نے افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل تقسیم کار کے لئے مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس ہوا اور نائبین، ناظمین اور معاونین مقرر کر کے ان کی لسٹیں بنائی گئیں۔ تقریباً دو ماہ قبل ہی جلسہ کے لئے وقار عمل شروع ہو گئے جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت مختلف مجالس وقار عمل کے لئے آتی رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امسال بدھ کی بجائے سوموار کو مارکیز لگائی گئیں اور بڑی آسانی سے جلسہ گاہ کو اچھی طرح سجایا جاسکا۔ امسال موجودہ حالات کی نسبت سے سٹیج کے بڑے بینر پر اسلام اور امن کے مضمون کو نمایاں کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف بینرز سے جلسہ گاہ کو اور سٹیج کو پھولوں سے سجایا گیا۔ مشن کے احاطہ میں داخلہ کے لئے آرائشی گیٹ بنایا گیا جو ہر گزرنے والے کے لئے توجہ کا باعث رہا۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر لوکل خطبہ جمعہ سے نماز جمعہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سے متعلق مختلف امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ جن میں صفائی، نرم بول چال، جلسہ کے پروگرامز میں شمولیت وغیرہ شامل تھے۔ دو بجے ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کے بعد چار بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے افتتاحی اجلاس کی ابتداء ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد افتتاحی تقریر مکرم امیر صاحب بلجیم نے کی۔ افتتاحی دعا کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے "داستان اسیری" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خاکسار نے "آداب گفتگو اور زبان کا مناسب استعمال" کے موضوع پر تقریر کی۔

دیگر اجلاسات

ہفتہ کے روز دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں برادرم مبشر احمد صاحب ہاشمی اور مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے بالترتیب آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک اور حضرت مسیح موعودؑ کا دشمنوں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے کی۔

ہفتہ کے روز دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر برادرم مقصود الرحمٰن صاحب نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" پر کی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی۔

اتوار کے روز پہلے اجلاس میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر تبلیغ میں دلچسپی کیسے ہو سکتی ہے کے موضوع پر مکرم منور احمد صاحب بھٹی نے کی۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب شاہین نے "ایم ٹی اے، ایک آسمانی مائدہ" کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی صدارت محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی۔

تبلیغی مجالس

حسب سابق امسال بھی تین تبلیغی مجالس ہوئیں۔ ایک مجلس اردو بنگلہ بولنے والوں کی تھی جس میں بنگالی، سکھ، افغانی، پاکستانی اور نیپالی شامل تھے جن کی تعداد ۴۵ تھی۔

ڈچ تبلیغی مجلس میں سوالات کے جوابات مکرم عبدالحمید صاحب، مکرم اظہر نعیم صاحب نے دئے۔ مکرم ٹوم احمد صاحب نے ڈچ زبان میں تقریر کی۔ اس مجلس میں ۳۹ مہمان شامل ہوئے۔

فرنچ تبلیغی مجلس میں انگریزی بولنے والے مہمان بھی موجود تھے اس لئے انگریزی میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ اس مجلس میں ۳۲ مہمان حاضر ہوئے۔ اس طرح کل ۱۱۶ غیر از جماعت کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

بروز ہفتہ نماز مغرب وعشاء سے قبل اردو زبان میں سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی خاکسار نے سوالات کے جوابات دئے۔

ترجمانی

امسال تین زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام برادرم ظہور الٰہی صاحب کے زیر انتظام موجود تھا۔

ہفتہ اور اتوار کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث کا بھی انتظام رہا۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار چار بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب بلجیم نے اختتامی خطاب کیا اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

امسال مرد وزن کی کل حاضری ۵۲۵ رہی۔ مستورات کے جلسہ کی حاضری ۲۰۴ رہی۔ زیر تبلیغ مہمانوں کی حاضری ۱۱۶ تھی۔ یوں کل حاضری ۶۴۱ رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

مجگائیں (بنارس) میں محفل مباحثہ ......اور...... احمدیت کی فتح

مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس

حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کے فرمان کے عین مطابق مگس طینت مولوی چمن احمدیت کے نئے نئے پودوں کو روندنے بگاڑنے تباہ و برباد کرنے کی ناپاک کاوش میں ایک لذت محسوس کرتے ہیں مگر آخر کار رسوائی اور اہانت کا شکار ہو کر دنیا میں موجب عبرت ٹھہرتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ الٰہی نوشتوں کی پیش خبری کے مطابق یہ سب کچھ ازل سے ہوتا آرہا ہے اور ہوتا بھی رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاکہ پھر وہ قول لَاُغْوِیَنَّھُمْ اجمعین پوری طرح صادق آئے۔ ہوا یہ کہ ماہ جولائی میں بنارس سرکل کے تحت معلمین کرام کے تعاون کے ساتھ ہمارے جو تبلیغی و تربیتی پروگرام سرانجام دئے جارہے ہیں۔ ان میں ایک مقام "مجگائیں" ضلع چندول ہے جو پہاڑی علاقے میں واقع ہے یہاں پر احمدیت کے پودے کو لگے بمشکل سال ڈیڑھ سال کا عرصہ ہی ہوا ہے اللہ کے فضل سے بڑے اچھے ڈھنگ سے وہاں پر موعود برحق کے پیروکاروں نے اپنی مساعی جاری رکھی ہوئی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے شجر احمدیت نے پھلنا پھولنا شروع کر دیا ہے اور اس کی شاخیں بھی پھیلنے لگی ہی تھیں کہ اتنے میں جیفہ خور مگس طینت مولوی کو خبر ہو گئی پھر بھلا اس کو یہ سب باتیں کیسے برداشت ہوتیں وہ اپنے پلید خمیر اور ناپاک عادت کے مطابق اپنے اوچھے ہتھیار اور ہتھکنڈے وغیرہ ہمارے خلاف استعمال کرنے پر اتر آیا، بدبودار ماحول بنانا شروع کر دیا، معلمین کو وارننگ دی جانے لگی۔ آخر کار جب خاکسار اس علاقہ کے تبلیغی دورہ پر گیا تو وہاں کے ماحول کو دیکھتے ہوئے اور نئے احمدی حضرات کے جذبات اور خواہش کے احترام میں ایک محفل مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ خاکسار کے ساتھ گفت وشنید کرنے کیلئے وہاں کے ایک کٹر ملا ذہنیت کے علمبردار ڈاکٹر رحمٰن صاحب کو آگے لایا گیا۔ ان کے اعیان بھی انکے ارد گرد بیٹھ گئے۔ ایک طرف غیر احمدی حضرات اور ایک طرف معدودے نئے کمزور غریب احمدی حضرات۔

گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اوّل مخالفین نے ختم نبوت کے مسئلہ کو چھیڑا۔ پھر اس کے بعد حضرت اقدس امام الزماں علیہ السلام کے بعض الہامات پر اعتراض کا سلسلہ شروع کیا۔ جب وہ اپنا تمام بخار نکال چکا تب پھر خاکسار نے علی الترتیب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زبردست علم الکلام کی روشنی میں جوابات دینے شروع کئے۔ چونکہ خاکسار کے جوابات بلاخوف وخطر تھے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ تھے اور اس مخالف معترض کی طرح کوئی شر پسندانہ جملہ بھی استعمال نہیں کیا گیا نتیجۃً محفل میں اسکا بڑا اچھا اثر پڑنے لگا۔ تب پھر مد مقابل نے پٹری بدل دی۔ اور تفاسیر قرآن کے مضامین پر زور دینا شروع کر دیا۔ خاص کر حیات ممات عیسٰی کے مضمون پر۔ خاکسار نے گرفت کی کہ آیت قرآنیہ یا احادیث رسول ہی پیش کی جائیں اور مد مقابل ڈاکٹر صاحب کو جب اس طریقہ سے شکنجہ میں لیا گیا تب پھر وہ اور انکے معاونین ہنگامہ برپا کرنے لگے اور اونچی اونچی آواز میں شور مچا کر کہا "کیا آپ لوگ تفاسیر قرآن' جلالین کمالین' وغیرہ کو مانتے نہیں ہیں" اور محفل میں بدمزگی پیدا کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہوئے۔ کیونکہ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مخالفین کی طرف سے ہی ایک دو قدرِ سنجیدہ انصاف پسند آدمی احمدیت کے اس مؤقف کی تائید میں بولے کہ "ہاں ہاں آپ کی بات ٹھیک ہے قرآن اور حدیث سے ہی باتیں ہوں اور یہ کہ تفاسیر جو ہیں وہ آیات کے مقابل نہیں ہو سکتیں"۔ پھر اس کے بعد کیا تھا مخالف نے ایک اور قلابازی یہ کہہ کر لگائی کہ "آپ لوگوں کے بارہ میں تو بڑے بڑے علماء کے ایسے ایسے فتوے ہیں...... "وغیرہ اس طریق سے مخالف شاطرانہ انداز میں لوگوں کے ذہنوں پر حاوی ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر ایسے مقام پر بھی موعود مسیح کے حواری کیونکر گھبرائیں۔ خاکسار نے جواباً کہا اس قسم کے فتووں کی فضول باتیں نہ کریں ورنہ اپنے منہ کی ہی کھائیں گے۔ خاکسار نے کہا کہ فتویٰ تو آپ کے خلاف بھی موجود ہے (موصوف بریلوی مکتب فکر کے تھے) دیو بندی کے بریلوی کے خلاف اور بریلوی کے دیو بندی کے خلاف پھر اس طرح تو کوئی بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس لئے آپ ایسے موقع پر قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر گفتگو میں فتووں کا سہارا نہ لیں۔ یہ بات بھی اللہ کے فضل سے حاضرین کو اچھی لگی اور بعض مخالفین بھی سر ہلا ہلا کر دبی زبان سے اس زندہ جاوید صداقت کا اظہار کرنے لگے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بھڑک اٹھے اور ایک بار پھر سے چوتھے آسمان پر عیسٰی کے مضمون کو تفاسیر جلالین کمالین کے حوالہ سے دہرانے لگے۔ تب پھر ناچیز نے پوری متانت کے ساتھ اس تعلق میں جو ماموز زمانہ علیہ السلام کا 20,000 روپے والا انعامی چیلنج اور پھر اس کے بعد خلیفۂ وقت کے ایک کروڑ والے انعامی چیلنج کو پیش کر دیا۔ اس کے بعد پھر ایک طرح سے محفل میں سناٹا سا چھا گیا اگرچہ مخالف مجیب

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

چین کی طرف سے جن زیانگ صوبہ میں مسلمانوں کو کچلنے کی مہم تیز

طالبان اور القاعدہ حمایتی قرار دے کر ہزاروں مسلمان جیل میں ڈال دیئے

ان پر علیحدگی پسندی کا الزام - ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چینی کاروائی کو نامناسب قرار دیا

گزشتہ 11 ستمبر کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگن پر دہشت گردانہ حملے کے بعد طالبان اور اسامہ بن لادن کی تنظیم القاعدہ کو ختم کرنے کیلئے افغانستان میں شروع کئے گئے فوجی آپریشن کے دوران القاعدہ کے ممبروں کی وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں شروع ہوئیں ان میں کچھ چینی مسلمان بھی تھے۔ اسکے بعد سے ہی چین 'جن زیانگ' صوبہ میں رہنے والے یغور نسل کے لوگوں پر علیحدگی پسندی پھیلانے کا الزام لگا کر ان پر کئے جا رہے مظالم کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش میں مصروف ہے۔

چین نے امریکہ اور دیگر اتحادی ممالک کی فوج سے اپیل کی تھی کہ افغانستان میں پکڑے گئے چینی مسلمانوں کو اس کے حوالے کیا جائے تا کہ وہ ان کے خلاف قانونی کاروائی کر سکے۔ لیکن انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ''ایمنسٹی انٹرنیشنل'' سمیت کئی اداروں نے چین پر الزام لگایا ہے کہ وہ چینی مسلمانوں کی حوالگی کی مانگ اس لئے کر رہا ہے تا کہ ان لوگوں کے بہانے یغور آبادی کے خلاف مظالم کا سلسلہ تیز کر سکے۔ وسطی ایشیا کے کچھ ملکوں اور افغانستان کی سرحدوں سے ملحق چین کے شمالی مغربی صوبہ جن زیانگ میں رہنے والے مسلمان ''یغور فرقہ'' کہلاتا ہے۔ کسی وقت اس صوبہ کی سب سے بڑی آبادی رہے یغور اب اقلیت میں ہیں اور جن زیانگ کی 1 کروڑ 80 لاکھ کی کل آبادی میں ان کی تعداد محض 70 لاکھ ہے۔

عام چینیوں سے الگ یغور لوگوں کی زبان ترکی ہے اور اس صوبہ کو مشرقی ترکستان کہتے ہیں۔ یغور کافی عرصہ سے جن زیانگ کو آزاد ریاست بنائے جانے کی مانگ کر رہے ہیں لیکن چین نے ان کی یہ مانگ تسلیم کرنے کے بجائے اس کے بہانے انہیں کچلنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ گو کہ طویل مدت سے چین اس صوبہ کے بارے میں خاموش رہا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں وہ اس کو بھی تبت کی طرح ہی اپنا صدیوں پرانا حصہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس کے لئے جھوٹے تاریخی شواہد بھی اکٹھے کر رہا ہے۔ در حقیقت تبت اور جن زیانگ صوبہ 18 ویں صدی کے آخری برسوں میں ہی چین کے قبضے میں آسکے ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ انہیں چین کا حصہ کبھی نہیں مانا گیا۔ گزشتہ صدی سے جن زیانگ میں آزادی کی مانگ زور پکڑنے لگی ہے۔ جن زیانگ صوبہ میں آزادی کی مانگ بڑھنے کے ساتھ ہی ایک وقت ایسا بھی آیا جب 1944 میں وہاں مشرقی ترکستان جمہوریہ کے نام سے ایک الگ ریاست کی تشکیل ہوئی۔ لیکن 5 برس بعد ہی چین کے کمیونسٹ انقلاب کے لیڈروں نے اس پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد سے ہی یغور نسل کے لوگ اس مسئلہ کا پرامن حل نکالنے کی کوشش میں ہیں لیکن دوسری طرف چین اس فرقہ کو علیحدگی پسند قرار دے کر صوبہ میں ہو رہے تشدد کو دہشت گردی کا نام دے رہا ہے۔ چینی سرکار نے

گزشتہ برس کے آخر میں ایک فہرست جاری کی تھی جس میں جن زیانگ میں گزشتہ 10 برسوں کے دوران ہوئی تشدد کی وارداتوں کی تفصیل دی گئی تھی۔ اس فہرست میں یغور فرقہ کو بم دھماکوں، فائرنگ اور فساد کی متعدد وارداتوں کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا اور اس فرقہ پر الزام لگایا گیا تھا کہ ان کا تعلق اسامہ بن لادن سے ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بھی کہا تھا کہ صوبہ میں دہشت گردی کا جال پھیل رہا ہے۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ 11 ستمبر کے واقعہ نے چین کو مظالم بڑھانے کا موقع دے دیا ہے۔ اس نے اس موقع کا فائدہ اٹھا کر ہزاروں مسلمانوں کو جیلوں میں ڈالا ہے۔ ایمنسٹی نے 33 صفحات پر مشتمل امن رپورٹ میں کہا ہے کہ اگر کچھ مسلمانوں نے اسامہ بن لادن کا ساتھ دیا ہے تو اس کے لئے پورے یغور فرقہ کو قصوروار نہیں مانا جانا چاہئے۔ اور اسی بنیاد پر اس نے چین کی کاروائی کو نامناسب قرار دیا ہے۔ دوسری طرف چین کو بھی اپنے الزامات درست ثابت کرانے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چین کا کہنا ہے کہ طالبان جن زیانگ کے مسلمانوں کی مدد کرتا رہا ہے لیکن وہ اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکا۔ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ چین افغان سرحد پر واقع واخن درہ طالبان مخالف شمالی اتحاد کے قبضے میں رہا ہے۔ اس لئے یہ الزام بالکل بے وزن نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ یغور فرقہ ازبک قبیلے کے زیادہ نزدیک ہے جبکہ طالبان کا حامی قبیلہ پختون ہے۔ طالبان کی جانب سے لڑنے گئے یغور مسلمانوں سے بات چیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ ذاتی حیثیت میں لڑائی میں حصہ لینے آئے تھے۔ یہ تمام حقائق اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جن زیانگ میں کوئی بین الاقوامی دہشت گردی کا جال نہیں پھیل رہا ہے۔ لیکن چین حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ظالمانہ کاروائیاں تیز کرنے میں مصروف ہے۔ چینی سرکار نے ہزاروں مسلمانوں کو نہ صرف گرفتار کیا بلکہ ان پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے تمام اقدامات بھی کر رہی ہے۔ گزشتہ برس کے آخر تک چین نے 8 ہزار سے زائد اماموں کو مذہبی عقائد اور روایات کی پرواہ کرتے ہوئے مذہب کے سلسلہ میں سرکاری ہدایت اور پالیسی پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے انہیں روزے رکھنے اور روایتی طور پر تیوہار منانے سے روکنے کی بھی ہدایات جاری کی ہے۔ یہی نہیں معاشرے کو بہتر بنانے کے نام پر سرکار نے ہزاروں ایسے مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے جو علیحدگی پسندی کی سرگرمیوں میں ملوث نہیں تھے۔ سرکاری ہدایت پر متعدد مساجد، مدارس، اور یغور فرقہ کے کئی دیگر ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ سرکار جن زیانگ میں علیحدگی پسند طاقتوں کو کچلنے کے نام پر وقتاً فوقتاً مہم چلاتی رہی ہے اور ان کاروائیوں کا نشانہ صرف مسلمان بنائے جاتے ہیں۔ جن زیانگ ایسا صوبہ مانا جاتا ہے جہاں سب سے زیادہ سیاسی لوگوں کو جلاوطن کیا جاتا ہے۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ تمام کوششوں کے باوجود چین یغور فرقہ کو بین الاقوامی دہشت گردی کا حصہ قرار دینے میں ناکام رہا ہے بلکہ چین سرکار کی کاروائیوں کی وجہ سے صوبہ میں دن بدن بے چینی پھیلتی جا رہی ہے اور صورتحال کبھی بھی دھماکہ خیز ہو سکتی ہے جس کا خمیازہ چینی سرکار کو بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ ❀❀

ملک کے سرکردہ وکلاء نے کہا کہ وشو ہندو پریشد پر پابندی لگائی جائے

ملک کے سرکردہ وکلاء نے گجرات کے دنگوں کو جائز قرار دینے کے وشو ہندو پریشد (وہپ) لیڈر اشوک سنگھل کے ریمارکس کو اشتعال انگیز قرار دیا ہے۔ ان وکلاء نے وہپ پر سماجک خیر سگالی کو بگاڑنے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ اس تنظیم پر پوری طرح سے پابندی لگادی جانی چاہئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سنگھل نے گزشتہ دنوں پنجاب کے شہر امرتسر میں ایک پبلک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے گجرات کے مسلمانوں کے قتل کو انتقامیہ قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گودھرا کانڈ 27 فروری کو ہوا اور اگلے دن ہی 50 لاکھ ہندو سڑکوں پر اتر آئے۔ مجھے فخر ہے کہ ہندو کو اپنے وقار کی حفاظت کے لئے تیار کرنے میں کامیابی ملی۔ انہوں نے اپنے ہندو وادی تجربہ کی کامیابی پر بھی فخر کا اظہار کیا۔ سپریم کورٹ کے سرکردہ وکیل راجیو دھون نے کہا کہ سنگھل ملک کی سماجی خیر سگالی کو بگاڑنے میں لگے ہیں۔ لیکن انہیں جرم کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ لہذا وہپ پر پابندی لگادی جانی چاہئے۔ ❀❀

11 ستمبر کے حملہ کے سلسلہ میں امریکہ میں 98 ممالک کے 2800 سے زائد افراد گرفتار

گزشتہ 11 ستمبر کے دہشت گردانہ حملے کے اصل ملزم اسامہ بن لادن کے بارے میں حالانکہ ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے لیکن حملے کے بعد 98 ملکوں کے 2800 سے زائد مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ امریکی افسران نے بتایا کہ حملہ کے اصل ملزم القاعدہ نیٹ ورک کا سربراہ اسامہ بن لادن کے بارے میں کچھ بھی یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے کہ آیا وہ افغانستان میں پہاڑوں کی غاروں میں بمباری سے مارا گیا یا زندہ ہے یا افغانستان کے سرحدی علاقے میں یا پاکستان کے کسی قبیلہ میں رہائش پذیر ہے۔ ❀

دنیا بھر کے مسلمان عراق کی پشت پناہی کریں

بغداد کی جامع مسجد کے امام کی اپیل

بغداد کی جامع مسجد کے امام شیخ عبدالغفور القیسی نے جمعہ کی نماز سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ عراق پر حملہ کی جو دھمکیاں دے رہا ہے اس کا اصل مقصد اسلام کو نشانہ بنانا ہے انہوں نے کہ کہ امریکہ محض عراق کو نشانہ نہیں بنا رہا ہے بلکہ اس کا اصل ارادہ اسلام کے خلاف جنگ چھیڑنے کا ہے انہوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ امریکہ کی حرکتوں کے مدنظر عراق کی مکمل پشت پناہی کریں۔ شیخ عبدالغفور القیسی کی اس تقریر کو عراقی ٹیلی ویژن پر براہ راست دکھایا گیا۔ شیخ القیسی نے کہا کہ اس امریکی بدی اور حملہ کے پیش نظر مسلمانوں کو عراق کے ساتھ اپنے تعاون اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کے عوام صدر صدام حسین کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدام عراق ہیں اور عراق صدام۔ ☆☆

سہارنپور اور دیوبند کے مدرسہ میں چھپے ہوئے دہشت گرد

یو این آئی کی خبر کے مطابق گزشتہ دنوں سہارنپور (یوپی) ریلوے سٹیشن کے نزدیک دو خطرناک دہشت گردوں کو شام گرفتار کیا گیا۔ ایس ایس پی اے جے آنند نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ دونوں دہشت گرد کے پاس سے اسامہ بن لادن اور ملا محمد عمر کی تصاویر اور اے کے سینتالیس رائفل اور ڈھائی کلو آر ڈی ایکس برآمد کیا گیا۔ یہ دونوں دہشت گرد سہارنپور کے دیوبند اور گنگوہ

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

هفته قرآن کریم

لجنه اماء الله کوسمبی: لجنہ کوسمبی نے یکم جولائی کو ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد نامہ ونظم کے بعد لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات نے قرآن کریم کا کچھ حصہ زبانی سنایا۔ آخر میں صدر صاحبہ کی تقریر ودعا کے بعد تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

(خاکسارہ مشتری خاتون سیکریٹری ناصرات)

لجنه اماء الله محی الدین پور: 13 جولائی کو لجنہ محی الدین پور نے ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں اجلاس کیا۔ تلاوت، قرآن پاک باترجمہ، عہد نامہ اور نظم خوانی کے بعد دو تقاریر قرآن کریم کی فضیلت پر کی گئیں۔

(خاکسارہ طاہرہ شاہین جنرل سیکریٹری)

لجنه اماء الله کانپور: لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کانپور نے یکم جولائی سے سات جولائی تک ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا۔ لجنہ نے پانچویں اور چھٹے پارے کا تلفظ بتایا۔ ناصرات کو پہلے اور دوسرے پارے کا تلفظ بتایا۔ مورخہ 7 جولائی کو جلسہ یوم القرآن منعقد کر کے تلاوت قرآن کریم، عہد نامہ اور نظم کے بعد قرآن کریم کے مختلف موضوعات پر لجنہ و ناصرات نے تقاریر کیں۔ قرآن کریم کی شان میں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

(خاکسارہ گلریز بانو سیکرٹری لجنہ کانپور)

لجنه اماء الله بنگلور: مورخہ 02-7-7 بروز اتوار لجنہ اماء اللہ بنگلور کے زیر اہتمام تلاوت قرآن کریم عہد نامہ اور حدیث ونظم کے بعد چار تقاریر "قرآن کریم کے مختلف موضوعات پر ہوئیں۔ قرآن کریم کی شان میں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

(راشدہ حشمت جنرل سیکرٹری بنگلور)

مقاله نویسی

تعلیمی سال 03-2002 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے **"اسلام بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کا پیغام دیتا هے"** کے عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ مقالہ لکھنے والے امیدواران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ قرآن، احادیث شریف، روحانی خزائن اور تاریخ اسلام کے حوالہ جات کے ساتھ اپنا مضمون مرتب کریں۔ مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 کا انعام علی الترتیب دیا جائیگا۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس انعامی مقابلہ میں خود شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو بھی اس انعامی مقالہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں۔ ارشاد ربانی رب زدنی علما کے مطابق ہر مسلمان کو تحصیل علم کیلئے ہر وقت کوشش کرنے کا حکم ہے جسکی ہمیں تعمیل کرنی چاہئے۔

موجودہ زمانہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے ہمیں اپنے علمی معیار کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اسلامی تعلیمات کو اخبارات اور رسائل میں شائع کر کے اسلام کی امن پسند تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ مقالہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

☆ مضمون کم از کم 10000 دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا جو بزبان انگریزی، عربی، اردو، ہندی اور بنگالی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں ہو۔

☆ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اسکی از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

مقالہ مورخہ 15-1-2003 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

● مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان کو گزشتہ دنوں شوگر بڑھ جانے اور چکر آجانے کے سبب گرنے سے سر میں شدید چوٹ آئی ہے اسی طرح ضعیف العمری کے باعث دیگر عوارض بھی ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ قادیان میں اور کئی درویشان بھی ضعیف العمری کے سبب مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان سب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

● مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں علاج جاری ہے لیکن کوئی افاقہ نظر نہیں آرہا ہے اسی طرح بعض درویشان کی بیوائیں بھی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان سب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیه صفحه:: (9)

اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا مگر حاضرین ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ بڑی مشکل سے پھر مد مقابل نے اس محفل میں سراسیمگی کے عالم میں یہ کہتے ہوئے اپنی جان چھڑائی کہ "ٹھیک ہے آپ لوگ اپنا کام کریں ہم اپنا کام کرتے ہیں" یہ بھی کہا "ٹھیک ہے قادیانی لوگ اگر اپنے حساب اور عقائد کی وجہ سے جنتی ہیں تو ہم بھی اپنے حساب سے جنتی ہیں۔ وہ وقت پھر محض تائید خداوندی کی وجہ سے فی الفور احمدیت کے حق میں نہایت سہانا ہوگیا اور نئے نئے نہتے احمدیت کے کمزور پودے جو اس وقت محفل میں موجود تھے تمام کاروائی اور گفتگو بغور سن رہے تھے یکلخت صداقت کے دشمن کو مخاطب کر کے بول پڑے کہ اگر تم لوگ اپنے حساب سے مسلمان اور جنتی ہو اور قادیانی لوگ اپنے حساب اور عقائد سے جنتی ہیں تو پھر کیوں تم لوگ ہمارے پیچھے اور یہاں کے مولوی صاحب (معلم وقف جدید) کے پیچھے پڑے ہو، کیوں ماحول بگاڑ رہے ہو، کیوں ہنگامہ برپا کرتے ہو، پھر کیوں جو تعلیمی کلاس چل رہی ہے اس کے خلاف الٹی سیدھی باتیں کرتے ہو۔ ماشاء اللہ یہ تمام باتیں خوب شد و مد کے ساتھ کچھ اس انداز سے بیان کی گئیں کہ وہاں پر محفل میں مخالفین کو سوائے بوکھلاہٹ اور رسوائی کے کچھ ہاتھ نہ لگا۔ بہرکیف یہ تمام کاروائی لگ بھگ دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس نوعیت کی اس علاقہ میں یہ پہلی مجلس تھی۔ قارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر ترین مساعی میں برکت ڈالے اور سچائی اور راستی کے پرستاروں کو کامرانی سے ہمکنار کرے اور مخالفین کیلئے قبول احمدیت کی راہ ہموار کردے اور حق کا بول بالا ہو۔ (آمین)

بقیه صفحه:: (10)

کے مدرسوں میں پچھلے چھ ماہ سے مقیم تھے اس سے قبل یہ دونوں گجرات کے بھڑوچ اور اکھلیشور کے مدرسوں میں رہ چکے ہیں۔ ایس ایس پی آنند نے بتایا کہ دونوں دہشت گردوں سے ملی اطلاعات کے مطابق ان کا تعلق پاکستانی دہشت گرد تنظیم جمیعتہ المجاہدین سے ہے۔ ان دونوں کو ہندوستان میں دہشت گردانہ وارداتیں کرنے اور مسلم نوجوانوں کو ہندوستان کے خلاف جہاد کے لئے تیار کرنے کے مقصد سے بھیجا گیا تھا۔ ان دونوں نے پاکستانی کشمیر کے مظفر آباد میں واقع دہشت گردی کے کیمپوں میں 14 روز تک ہتھیار چلانے کی تربیت حاصل کی تھی۔ ☆☆

قبرستان کی زمین کو لیکر شیعہ سُنی تصادم

اتر پردیش کے ضلع مئو کے گھوسی تھانہ علاقہ میں گزشتہ دنوں شیعہ سنی فرقوں کے درمیان قبرستان کی زمین کے معاملے پر جھڑپ ہوگئی جس میں تقریباً ایک درجن افراد زخمی ہوگئے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے 25 کلومیٹر دور بڑگاؤں قصبے میں مئو گورکھپور شاہراہ کے کنارے واقع اس قبرستان کے معاملے پر دونوں فرقوں کے درمیان طویل عرصے سے تنازعہ چل رہا تھا جو کہ گزشتہ دنوں تشدد کی شکل اختیار کرلیا۔ پولیس کے مطابق دونوں طرف سے لاٹھیوں، ڈنڈوں اور اینٹوں اور پتھروں کا استعمال کیا گیا جن میں تقریباً ایک درجن افراد زخمی ہوگئے۔ ❁

اجمیر شریف میں ایک زائر نے ابلتی ہوئی دیگ میں کود کر جان دے دی

گزشتہ دنوں صوبہ راجستھان کے شہر اجمیر میں واقع خواجہ معین الدین چشتی" کی درگاہ شریف میں واقع ابلتی ہوئی بڑی دیگ میں زائرین میں سے ایک شخص نے کود کر خودکشی کرلی۔ خواجہ چشتی کی درگاہ میں منتیں پوری ہونے کے بعد زائرین کی جانب سے دیگ پکوا کر غریبوں میں کھانا تقسیم کئے جانے کا رواج ہے جس کے تحت ایک شخص نے دیگ پکوائی تھی۔ بادشاہ جہانگیر کی جانب سے پیش کردہ اس تاریخی بڑی دیگ میں بیک وقت 5000 کلوگرام کھانا پکایا جاسکتا ہے۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ سوربھ سریواستو نے بتایا کہ آندھرا پردیش میں ضلع میدک کے میناپور گاؤں کا باشندہ محی الدین نامی ایک شخص رات تقریباً ڈھائی بجے ابلتی دیگ میں کود گیا پولیس کے اہلکاروں نے اسے نکال کر اجمیر کے جواہر لال نہرو ہسپتال میں داخل کرایا لیکن بہت زیادہ جھلس جانے کی وجہ سے اس کی موت ہوگئی۔ مرنے سے پہلے اس شخص نے بتایا کہ اس کے عزیزوں اور رشتے داروں کا کہنا تھا کہ اسکے والد کی یہی خواہش تھی کہ وہ (محی الدین) خواجہ صاحبؒ کے دربار میں واقع دیگ میں کود کر اپنی جان دے دے لہذا اپنے والد کی خواہش کی تکمیل کے لئے وہ درگاہ میں آیا تھا محی الدین کے والد کا پہلے ہی انتقال ہو چکا ہے ❁

کمپیوٹر ٹھیک کرانے سے پہلے دھیان رکھیں

کمپیوٹر ٹھیک کرنے کے لئے کسی ماہر کے پاس بھیجنے سے پہلے ذرا احتیاط برتئے کہیں آپ کے انٹرنیٹ کھاتے اور دیگر کھاتوں کے پاس ورڈ "ہیک" کر کے لاکھوں روپے کا چونا تو نہیں لگایا جارہا ہے۔ اخبار" دی اسٹریٹ ٹائمز" (سنگاپور) میں شائع ایک خبر کے مطابق 63 سالہ چونگ کھی کاؤ نے اپنے کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک میں بنک اور دیگر کھاتوں کا پاس ورڈ ڈالا ہوا تھا۔ چونگ نے کمپیوٹر میں کسی خرابی کو درست کرنے کے لئے اپنے دوست کے بیٹے جارج سم کی مدد لی جارج نے اپنے دوسرے ساتھی لیوشیہ چین کے ساتھ مل کر چونگ کے کمپیوٹر کی تمام فائلیں کاپی کر کے اس کے بنک کھاتے سے تقریباً 11400 ڈالر چرا لئے۔ معاملہ اب عدالت میں ہے۔ ❁

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 2nd October 2002 Issue No.40

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

احمدیہ جماعت کے لوگ رفاہ عامہ اور خیراتی کاموں میں مختلف ملکوں میں مصروف ہیں

برطانیہ میں انسانی حقوق کے علمبردار اور معروف دانشور لارڈ ایرک ایوبری کا اعتراف حقیقت

لارڈ ایرک ایوبری ایک انسان دوست، منکسر المزاج انسان ہیں اور ایک عرصہ سے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی علمبرداری میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں اور نسلی امتیاز کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"Assalao Alaikum! For me, it is a great privilege to be here amongst you in this wonderful gathering As I understand, this includes people not only form the United Kingdom itself, but many Ahmadis who have come here from Germany, Switzerland, Holland and Scandinavia; and I feel it is an immense privilege to be with you at this Convention because, for many years I have been a warm admirer of the Ahmadi Community in Britain and have been impressed by the contribution you have made to the society here, since the London Mosque was built over 3/4 of a century ago. I have witnessed the growth and flourishing of the Community here and I congratulate you on the success of many members of your Community and the increasing contribution that you all are making to our national life here.

I am also a friend of Pakistan, I have been equally aware of the role Ahmadis played in the early years if independence, with such distinguished members as Sir Zafrullah Khan who became President of the UN General Assembly and Dr. Abdus Salam, Nobel Laureate in Physics. But then Zulfikar Ali Bhutto played the Mullah card when he declared Ahmadis non-Muslim and after him the dictator General Zia-ul-Haq promulgated the notorious Ordinance XX. We denounced that Ordinance at that time and we denounce it even now. This Ordinance is now embodied in the penal code of Pakistan, denying the right of Ahmadis to freedom of worship and laying the ground for persecution, discrimination and violence against Ahmadi Community, and driving many of them into exile.

As you have heard your National President that in April 2000, we had an hour and a half long meeting with General Musharraf. Myself and Tony Colman MP, as you know him well who is Representative for Putney. General Musharraf listened carefully to what we said. We were encouraged when he attended the Human Rights programme that, perhaps, we were beginning to see the dismantling of the Laws against Ahmadis. But, unfortunately again, it was the influence of Mullahs that prevailed and we see no chink of light in the distance as General Musharraf continues to consolidate his power.

I really and sincerely hope that re-introduction of democracy in Pakistan will give a better hope for the Ahmadis in Pakistan; because, if you look back over the years, the extremists have never represented more than 8% of the population. I honestly believe that people of Pakistan would like to return to the ideals of the Quaid-e-Azam. We need a new Pakistan, a new interpretation of the ideals of Quaid-e-Azam today.

Your founder taught that the holy war was a spiritual battle, to be fought with persuasion, logic, patience and perseverance. He believed that Ahmadis would be victims of hostile forces, but they were not to shed blood in the name of religion. And so it has turned out, that by peaceful means, the Ahmadiyyat has expanded rapidly into, I think, no less than 175 countries of which you see many representatives here today, with a world wide membership exceeding 150 million.

I think, personally, the message of peace, love and compassion for the less fortunate is one of universal appeal and this perhaps is the secret of your success. You rely on Islamic wisdom, morality and spirituality, as set out in the Holy Quran. You practice what you preach in bringing medical and educational services to some of the poorest countries in the world. The Ahmadis are a generous community, not just with their money but with the free gift of their time and expertise to people who are even less fortunate than themselves. It is wonderful that even though Ahmadis are suffering unmerited persecution for their beliefs, the charitable work the community does in other countries proceeds unabated, even when the mullahs stir up trouble in those countries through their connections.

It is always a privilege to be with you, and even more so to be able to pay this tribute to the strength of your faith and your commitment to the betterment of humankind, before this large audience. I pay particular tribute to the Supreme Head, Hadrat Mirza Tahir Ahmad, whose wise leadership has carried you through turbulent and difficult times. And, his leadership will, I believe, carry the Ahmadi Community, not just in Britain but throughout the world, to a great future and that your Community will benefit the whole Human kind."

السلام علیکم! میں اسے اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں کہ اس شاندار جلسے میں شریک ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں نہ صرف برطانیہ بلکہ جرمنی، ہالینڈ اور دوسرے ممالک سے بھی مندوبین شامل ہیں۔ اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے اس لئے بھی ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا ایک عرصہ سے مداح ہوں۔ آپ نے ملک کے معاشرے کی بہتری کے لئے جو کام پچھلی پون صدی میں کئے ہیں ان سے میں بہت متاثر ہوں۔ میں نے آپ کی جماعت کو اس ملک میں بڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ملک کی قومی زندگی میں بہت مثبت کردار ادا کیا ہے۔

میں پاکستان کا بھی دوست ہوں اور مجھے اچھی طرح سے علم ہے کہ پاکستان بننے میں جماعت احمدیہ نے جو کردار ادا کیا خاص طور پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جو کہ UN اسمبلی کے پریذیڈنٹ بھی رہے اور ڈاکٹر عبد السلام جنہیں نوبل انعام ملا۔ لیکن اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی مُلّا والی چال چلی اور آمر مطلق ضیاء الحق نے اپنا بدنام زمانہ آرڈیننس ۲۰ جاری کیا۔ ہم نے اس آرڈیننس کی ہمیشہ مذمت کی ہے اور آج بھی کھلم کھلا مذمت کرتے ہیں۔ یہ آرڈیننس اب پاکستان کا ایک قانون بن چکا ہے جس نے احمدیوں کی عبادت کرنے کی آزادی سلب کر لی ہے اور کئی ایک کو ہجرت کرنے اور جلاوطن ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔

جیسا کہ آپ کے امیر جماعت نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم نے اپریل ۲۰۰۰ء میں پریذیڈنٹ مشرف سے ملاقات کی جو کہ ایک گھنٹہ جاری رہی۔ میرے ساتھ آپ کے پٹنی کے ممبر پارلیمنٹ ٹونی کولمین بھی شریک تھے۔ جنرل مشرف نے ہماری بات غور سے سنی اور ہمارے لئے یہ امر حوصلہ افزا تھا جب انہوں نے انسانی حقوق کے پروگرام میں یہ اعلان کیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف جو قانون بنے ہیں انہیں ختم کر دیں گے۔ لیکن بدقسمتی سے ایک بار پھر مُلّائیت ہی برقرار رہی اور جنرل مشرف اپنی طاقت مضبوط کرنے کے لئے ان کی طرف جھک گئے۔

میں حقیقتاً اور بہت اخلاص سے امید رکھتا ہوں کہ جمہوریت کے رائج ہونے سے احمدیوں کے حالات کی بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اگر آپ ماضی میں دیکھیں تو انتہا پسند کبھی بھی آٹھ فیصد سے زیادہ نمائندگی نہیں لے سکے۔ مجھے یہ یقین ہے کہ پاکستان قائداعظم کے نصب العین کی طرف رجوع کرے گا اور ہمیں قائداعظم کے نصب العین کی آج ایک نئی تشریح کی شدت سے ضرورت ہے۔

آپ کے بانی سلسلہ نے یہ تعلیم دی ہے کہ جہاد ایک روحانی جنگ ہے جس کے ہتھیار ترغیب، فراست، صبر اور مستقل مزاجی ہیں۔ ان کا یقین تھا کہ احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے گا۔ لیکن احمدیوں کو مذہب کے نام پر خون بہانا منع ہے۔ اور حقیقتاً یہی ہوا ہے کہ پرامن ذرائع سے جماعت احمدیہ اس وقت ۱۷۵ ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ۱۵ کروڑ سے زیادہ پیرو ہیں۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ امن، محبت اور تلطف کا پیغام دنیا بھر کے غریب عوام کے لئے ایک خاص دلکشی رکھتا ہے۔ آپ اسلامی حکمت، اخلاق اور روحانیت پر جو کہ قرآن کی تعلیم ہے زور دیتے ہیں اور آپ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ مثلاً غریب ملکوں میں آپ کی مساعی جہاں آپ طبی اور تعلیمی امداد دے رہے ہیں۔ یہ کیسا خوبصورت موازنہ ہے کہ احمدیہ جماعت کے لوگ اپنے عقائد کی بنا پر بے جا ظلم و ستم کا شکار ہیں پھر بھی وہ اپنے رفاہ عامہ اور خیراتی کاموں میں مختلف ملکوں میں مصروف ہیں۔ حتیٰ کہ جب مُلّاں ان ملکوں میں ان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے پھر بھی وہ اپنے کام سے نہیں رکتے۔

آپ کے پاس آنا میرے لئے ہمیشہ باعث فخر رہے گا خاص طور پر آپ کے ایمان کی پختگی اور انسانیت کی بہتری کے لئے آپ کی مساعی پر میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

میں خاص طور پر آپ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن کی دانشمند قیادت نے آپ کو مشکلات کے گرداب سے بچالیا اور مجھے امید واثق ہے کہ ان کی قیادت جماعت احمدیہ کے لئے نہ صرف برطانیہ میں بلکہ پوری دنیا میں ایک روشن مستقبل پیدا کرے گی جس سے ساری انسانیت کو فائدہ ہوگا۔

آٹوٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی